REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۱ صلح ۱۳۳۸ھ ش | ۲۱ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۸

اس سال پاکستان کو امریکہ سے ساڑھے بائیس کروڑ ڈالر امداد ملے گی

سنہ ۱۹۵۸ء تک پاکستان نے ساڑھے بہتر کروڑ ڈالر امداد حاصل کی۔

کراچی ۲۰ جنوری۔ توقع ہے کہ ۱۹۵۹ء کے دوران پاکستان کو عطیوں کی صورت میں امریکہ سے بائیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی امداد ملے گی۔ یہ رقم ۱۹۵۸ء میں ملنے والی امداد سے سات کروڑ نواسی لاکھ دس ہزار ڈالر زیادہ ہوگی۔ گزشتہ سال امریکہ نے پاکستان کو چودہ کروڑ نواسی لاکھ چالیس ہزار ڈالر کے قرضے اور عطیے دیئے۔ ۱۹۵۸ء کے آخر تک پاکستان کو امریکہ سے جو امداد موصول ہو چکی ہے۔ اس کی مالیت ۷۲ کروڑ چھپن لاکھ ستر ہزار ڈالر ہے۔ اس میں سے اکسٹھ کروڑ اکہتر لاکھ ستر ہزار ڈالر عطیوں کی صورت میں اور دس کروڑ پچاسی لاکھ ڈالر قرضوں کی صورت میں ملے۔

امریکہ نے پاکستان کو سب سے بڑا عطیہ پبلک لا ۴۸۰ ٹائٹل نمبر ایک اور دو کی مد میں دیا۔ اس کی مالیت ۲۳ کروڑ ۶۲ لاکھ ۲۰ ہزار ڈالر تھی۔ دوسرا اہم عطیہ جس کی مالیت سات کروڑ ۷۳ لاکھ ڈالر تھی۔ گندم کی خصوصی امداد کی صورت میں دیا گیا۔ یہ گندم ۱۹۵۳ء میں ملی۔

پاکستان نے پہلی بار ۱۹۵۱ء میں امریکی امداد حاصل کی تھی۔ اس سال صرف چھ لاکھ ڈالر کی امداد ملی تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت۔ کمزوری طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن تا حال ضعف کی شکایت ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۲۴ جنوری کو خدام سے خطاب فرمائیں گے

ربوہ ۲۰ جنوری۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام خدام کا جو اجلاس آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہونا تھا وہ ۲۴ جنوری بروز ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

خدام مطلع رہیں کہ اب محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف ہیگ مورخہ ۲۴ جنوری بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

ولادت با سعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ پہلی دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پوتی اور محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا کرتے ہوئے دینی و دنیوی نعمتوں سے متمتع فرمائے۔ اور اسے والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

احباب جماعت محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کریں۔

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام
پہلا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۲۹، ۳۰، ۳۱ جنوری کو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام پہلا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کالج گراؤنڈ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستان کی اکثر بہترین ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں کراچی و پنجاب یونیورسٹی کی ٹیموں کی طرف سے شرکت کی اطلاع آ بھی چکی ہے۔ اسی طرح دیگر مشہور کھلاڑی اشتیاق سے ٹورنامنٹ کی تیاری میں مشغول ہیں۔ ربوہ سے بھی چار پانچ ٹیموں کی شرکت متوقع ہے۔

ٹورنامنٹ کے مفصل پروگرام کا اعلان ۲۵ جنوری تک کر دیا جائے گا (نعیم احمد خان ربوہ)

نہایت ضروری احتیاط

چندہ وقف جدید ادا کرتے وقت سال اوّل و دوم کا حوالہ ضرور دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(انچارج دفتر وقف جدید۔ ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۹ء

دوسرے مذاہب کی مقدس کتابیں

ہم نے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا تھا۔ کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام ہر قوم میں آتے رہے ہیں۔ اور مختلف اقوام میں جو مذاہب پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی تعلیمات میں ایسی روشنی ملتی ہے۔ جو قرآن کریم کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ہم نے ایک انگریزی کی کتاب کا ذکر کیا تھا۔ جس میں ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں سے بعض نہایت پاکیزہ دعائیں جو واحد خدا کے حضور کی گئی ہیں جمع کی گئی ہیں۔ ان میں سے چند دعاؤں کا آزاد ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"شروع میں خدا تھا جو نور کا منبع ہے وہی ساری مخلوق کا مالک ہے۔ وہی ہے جو ارض و سما کو سہارا دیتا ہے۔ وہی ہے جس سے ہم دعا کرتے ہیں۔ وہی ہے جو ہم کو روحانی علم اور قوت دینے والا ہے۔ جس کی دنیا پرستش کرتی ہے۔ جس کا حکم تمام اہل علم مانتے ہیں۔ جس کی پناہ دوام بخشتی ہے۔ اور جس کا سایہ موت ہے۔ وہی ہے جس سے ہم دعا کرتے ہیں۔ وہی ہے جس کی کبریائی جانداروں اور بے جانوں پر حاکم ہے۔ جو تمام دو پاؤں والوں اور چار پاؤں والوں کا خالق ہے۔ وہی ہے جس سے ہم دعا کرتے ہیں۔

وہی ہے جس سے آسمان بلند ہوتا ہے۔ اور زمین استقلال پاتی ہے جس نے خلا اور آسمان کو بنایا ہے۔ جس کی روح تمام مقام پر چھائی ہوئی ہے (وسع کرسیہ السماوات والارض) وہی ہے جس سے ہم دعا کرتے ہیں"۔

(رگ وید ۱۰-۱۲۱-۱ ، ۲ ، ۳-۵)

"اے ظلمتوں کو دور کرنے والے ہم اپنے دل سے تجھ کو سلام کرتے ہیں۔ اور روزانہ صبح و شام تیری طرف آتے ہیں"۔

(رگ وید ۱-۱-۷)

"جس طرح باپ بیٹے کے نزدیک آسانی سے آتا ہے۔ تو بھی ہمارے نزدیک آ۔ اے اپنی ذات سے ابھرنے والے ہمارے ساتھ رہ۔ اور ہم پر اپنی رحمتیں نازل کر"

(رگ وید ۱-۱-۹)

"وہ خداوند خدا جو تمام کائنات کا محافظ ہے (ولا یؤدہ حفظہما) اور تمام دنیا کی حقیقت کو پوری طرح سمجھتا ہے۔ ہمارا محافظ ہو"

(رگ وید ۳ ، ۶۲-۱۰)

آؤ اس خداوند خدا کی شان کا دھیان جمائیں۔ جو تمام اشیاء کو چمکاتا ہے۔ دعا ہے کہ وہ ہمارے فکر کی راہ نمائی کرے۔

اے شانوں کی شان خدا معاہدوں کے محافظ۔ میں اپنے نفس امارہ پر قابو پانے کا عزم کرتا ہوں۔ مجھے اس پر قابو پانے کی قوت عطا کر۔ اور میری سعی کو کامیاب بنا۔ تا کہ میں تیری مدد سے ناحق کو چھوڑ کر حق کا عرفان حاصل کروں۔

(سکلا یجر وید سمیتا ۱-۵)

یہ چند دعائیں ہم نے صرف بطور نمونہ کے پیش کی ہیں۔ ایسی سینکڑوں دعائیں مصنف نے ویدوں، اپ نشدوں پرانوں اور سنہدوں کی مقدس کتابوں سے چن کر ایک گلدستہ تیار کیا ہے۔ جو قابل دید ہے۔ اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ واحد خدا تعالےٰ کی پرستش کا خیال ہر مذہب کی کتابوں میں تلاش کرنے پر مل سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "پیغام صلح" میں اس کو نہایت واضح طور پر پیش کیا ہے۔ ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو اس آیت سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین اور جابجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے۔ کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیض یاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔

وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر

کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے۔ کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے۔ وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے۔ اور تمام زمانوں کا رب ہے۔ اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے۔ اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا۔ مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی۔ تا وہ اس سے ہدایت پا دیں۔ مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا۔ مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا"۔

(پیغام صلح صفحہ ۱۰ ، ۱۱)

بھارت کے انگریزی روزنامہ "ہندو" مورخہ ۵۹/۱/۱ میں بعض مشہور ہندو اہل علم حضرات کی طرف سے ایک مشترکہ اپیل شائع ہوئی ہے۔ جو ہم اخبار "نوجوان" مدراس سے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

"اس اپیل میں مذہب کی ضرورت پر غیر معمولی زور دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ انسان کی خیر و سلامتی مذہب پر عمل کرنے ہی میں ہے۔ نوجوانوں سے بھی بڑی بڑی امیدوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ محبت اور رواداری کی حمایت کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے مگر اس کے پانے کے طریق جدا گانہ ہیں۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ مذہب میں کسی قسم کے اعلےٰ اور ادنےٰ ہونے کا کوئی امتیاز نہیں۔ مذہب میں جس چیز کی اہمیت ہے وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ انسان اپنی نیت میں پاک رہے۔ صرف حسن اخلاق کے ذریعہ ہی انسان کی انفرادیت اور قوم اپنے عروج کو پہونچ سکتی ہے۔ خدا کی عبادت ہمیں زندگی چلانا سکھاتی ہے۔ اور ہم یہ یاد رکھیں۔ کہ خدا ہمارے دلوں میں بستا ہے۔ تو ہم غلطیوں سے باز آ جائینگے جو چیز بچپن اور جوانی میں پڑھی اور سیکھی جاتی ہیں ذہن میں ہمیشہ کے لئے رہتی ہیں۔ سچائی بہت بڑی مقدس چیز ہے۔ ہر فعل و حرکت میں محبت پنہاں ہونا چاہیئے وہی لوگ ترقی کرتے ہیں، جو تنظیم کے تحت چلتے ہیں۔ اس قسم کے بندو بالا یقین رکھنے والے ہی انسانوں کی لیڈری کے اہل ہو سکتے ہیں۔ یہی وہ سبق ہیں، جو صدیوں سے تاریخی واقعات نے انسانیت کو سکھایا ہے"

(آزاد نوجوان مدراس ۴ جنوری)

اس اپیل سے ظاہر ہے کہ ہندوؤں کا اونچا طبقہ پھر واحد خدا کی عبادت کی طرف جھک رہا ہے۔ بھارت میں اسلام کی اشاعت کا یہ سنہری موقعہ ہے ؛؛

کیا آپ کے ہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہے؟

جماعت احمدیہ کی آئندہ ترقی کا بہت کچھ انحصار احمدی بچوں کی صحیح تربیت اور ان میں دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے پر منحصر ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے بالغ نظر امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس اطفال قائم فرمائی کہ :-

"خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کی عمر سے لے کر چودہ پندرہ سال تک کی عمر کے بچے شامل ہو سکیں"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور کے اس ارشاد کے تحت مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب اس کی اہمیت کو محسوس فرمائیں۔ اور جہاں جہاں بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہے۔ وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ بھی قائم کریں۔ اور یوں اپنے بچوں کی مناسب تربیت کا انتظام کر کے اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

نبیوں کا سردار

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۵۸ء

(۷)

گیارھویں دلیل

سراج منیر

اللہ تعالےٰ نے جیسے ظاہری عالم میں ایک سورج بنایا ہے جو سب سے زیادہ منوّر اور سب سے زیادہ نور پہنچانے والا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے عالم روحانی میں بھی ایک آفتاب بنایا ہے۔ جس کے مقابلے میں دوسرے چاند اور ستاروں کی مانند ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ آسمانِ روحانیت کا آفتاب کون ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ہمارے سیّد و مولیٰ فخر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن سے متعلق عالم الغیب خدا نے فرمایا ہے:۔

اِنّا ارسلناکَ شاھداً
ومبشّراً و نذیراً و
داعیاً الی اللہ باذنہٖ
وسراجاً منیراً۔

کہ اے رسول ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ تعالےٰ کی طرف اس کے حکم سے بُلانے والا اور سراج منیر بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی ایسا سورج جو تمام دنیا کو روشن کرنے والا ہے۔

پہلے نبی بھی خدا تعالےٰ سے نور لیکر آئے لیکن ان کی بعثت چونکہ خاص قوم یا خاص خاص علاقے کے لئے تھی اسلئے وہ آفتاب کہلانے کے مستحق نہ تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت چونکہ یونیورسل تھی اور تمام جہان اور تمام آئندہ آنے والے زمانوں کے لئے تھی اس لئے آپؐ کو اللہ تعالےٰ نے عالم روحانی کا سورج قرار دیا۔ یعنی جس طرح سورج سے غیر آباد علاقے، دشت و صحرا اور آباد مقامات شہر و دیہات وغیرہ روشنی پاتے ہیں بجز اُن لوگوں کے جو اپنے اور سورج کے درمیان کوئی پردہ حائل کرلیں یا اندھے ہوں۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عالمِ روحانی کے سورج ہیں تمام اقوام خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا غیر اہل کتاب آپ کے نور سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور آپؐ کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منوّر کر رہی ہیں۔ اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کرکے نور قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔ بجز ان لوگوں کے جنہوں نے خود کوئی پردہ حائل کرلیا ہے۔ اور جو دل کے اندھے ہیں۔

سراج منیر کے لفظ سے یہ بتایا کہ آپؐ نذیر ہیں۔ لیکن للعالمین نذیراً تمام جہانوں کو ان کے فسق و فجور کے بدنتائج سے ڈرانے والے ہیں۔ آپؐ مبشر ہیں لیکن سورج کی طرح تمام دنیا کے صالحین کو بشارت دینے والے ہیں۔ آپؐ داعی الی اللہ ہیں لیکن آفتاب کی طرح ھُدًی للعالمین تمام جہانوں کے ہادی اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ پہلے زمانوں میں جو نبی آئے وہ آپ کے ہی نور سے حصہ لیتے رہے۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا ہے:۔

اوّل ما خلق اللہُ
نوری۔

کہ سب سے پہلے عالمِ روحانیت میں اللہ تعالےٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔

چونکہ آپؐ عالمِ روحانیت کے آفتاب تھے اس لئے پہلے نبیوں کو جو کچھ نور سے حصہ ملا وہ آپؐ کے نور کی ایک جزو تھا لیکن وہ کامل نور جو آپؐ کو دیا گیا وہ نور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولا سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کا نام قرآن شریف میں نور رکھا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:۔

قد جاءکم من اللہِ
نورٌ و کتاب مبین۔

یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔

پس یہ عربی نبی فداہ اُمّی وابی ایک نور تھا جو دنیا میں آیا۔ اور سب نوروں پر غالب آگیا۔ اس کے نور نے ہزاروں اور کروڑوں بلکہ بے شمار دلوں کو منوّر کیا۔ اور قیامت تک منوّر کرتا چلا جائے گا۔

آفتابِ ہر زمین و ہر زماں
رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے

اس نبیوں کے سردار کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

یہ ہے وہ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار +

ہفتہ تحریک وصیت — ۲۲ تا ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء

نظام وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ہے اور اس نظام کو حضور نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قائم اور جاری فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہونیوالوں کے لئے علاوہ تقویٰ و طہارت اور عملی و اعتقادی پاکیزگی کے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور اپنی ماہوار یا سالانہ آمدنی کے جس پر ان کا گزارہ ہو۔ دسویں حصے سے لے کر تیسرے حصے تک کی وصیت "ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ" اور دیگر مصارف ضروریہ کے لئے کریں۔ چنانچہ فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں" (الوصیت)

پھر فرمایا:-

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں" (الوصیت)

اور پھر فرمایا:-

"اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائداد کی وصیت کریں اور اتفاقاً ان کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میت کا لانا متعذر ہو۔ تو ان کی وصیت قائم رہے گی۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہو گا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے اور جائز ہو گا کہ ان کی یادگار میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر یہ واقعات لکھے جائیں۔ (ضمیمہ الوصیت)

غرض یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے جو اس نے اپنے بندوں پر نازل فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلقۂ بیعت میں شامل ہیں اور حضور کے تمام دعاوی پر صدق و صفا کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔ اس وقت اکناف عالم میں حضور کے متبعین لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں مگر وصیت کرنے والے پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر اس احمدی مرد اور عورت کے لئے غور اور فکر کرنے والی پندرہ ہزار سے کچھ ہی زیادہ ہیں۔ یہ بات ہر اس احمدی مرد اور عورت کے لئے غور اور فکر کرنے والی ہے جس نے ابھی وصیت نہیں کی ——— مگر اپنے گزارے کے لئے کچھ نہ کچھ ماہوار یا سالانہ کی صورت یا کچھ نہ کچھ جائداد رکھتا ہے، کہ وہ کیوں اس وقت تک نظام وصیت سے باہر ہے اور کیوں اس نے وصیت نہیں کی۔ لاکھوں کی جماعت سے پندرہ ہزار کے قریب موصیوں کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ شاید جماعت کے ذمہ وار ارکین اور امراء اور صدر صاحبان نے مسئلہ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر جماعت کے سامنے نہیں رکھا ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پر یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہنے میں تذبذب اور تامل اختیار کرے۔ اسی خیال کے ماتحت مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۵۵ء میں موصیوں کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ

۱۔ سال میں ایک ہفتہ تحریک وصیت منایا جائے۔

۲۔ امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔

۳۔ جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اس فیصلہ کے مطابق گذشتہ تین سالوں سے "ہفتہ تحریک وصیت" منایا جا رہا ہے۔ اور اس سال بھی اس تحریک کے لئے فروری کا چوتھا ہفتہ (۲۲ تا ۲۸ فروری) مقرر کیا جاتا ہے۔ اس ہفتہ میں ہر موصی اور عہدیدار مقامی جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پرزور تحریک کریں۔ اس سلسلہ میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے مجلس کارپرداز یہ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "نظام نو" کے روزانہ درس کا انتظام اس طریق پر فرما دیں کہ دونوں کتابوں کے مضامین سے ہر موصی اور غیر موصی یکساں طور پر فروری کا تیسرا ہفتہ ختم ہونے سے قبل واقف و آگاہ ہو جائے تاکہ چوتھے ہفتہ میں عملی جدوجہد ہو سکے۔ عملی جدوجہد میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے۔

اول۔ غیر موصی اصحاب و مستورات کو وصیت کرنے کی تحریک کی جائے۔ خواہ وہ ملازم پیشہ ہوں یا تاجر پیشہ یا زمیندار ہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس تحریک کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن اور امداد بیوگان و یتامیٰ ہے، نہ کہ محض اموال کا جمع کرنا۔ لیکن ہم اپنے ان فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ متمول اور صاحب جائداد احباب نظام وصیت میں کثرت کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ان فرائض کو بجا لانے کے لئے نہ صرف متوسط الحال اصحاب کو ہی بلکہ خوشحال اور حیثیت والے احباب کو بھی اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کے لئے زور سے ترغیب و تحریص دلائی جائے۔

دوم۔ حصہ آمد اور حصہ جائداد کے نئے اور پرانے موصیوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنی وصیتوں کے معیار میں اضافہ کریں۔ یعنی حسب توفیق ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ کی اور ۱/۹ کی بجائے ۱/۸ کی وصیت کریں۔ وعلیٰ ہذا القیاس ۱/۳ تک۔

سوئم۔ جن احباب کی وصایا بوجہ بقایا دار ہونے کے کسی وقت منسوخ ہو چکی ہیں۔ ان کو سمجھایا جائے کہ وہ پہلے بقائے ادا کر کے اپنی وصایا کو بحال کرانے کی کوشش کریں۔

چہارم۔ اگرچہ قاعدہ یہی ہے کہ منقولہ جائداد کی وصیت کا حصہ بھی موصی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء ادا کریں لیکن ترغیب دلائی جائے کہ منقولہ جائداد (مثلاً مستورات کے زیور اور مہر نقد روپیہ) کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دیں۔

پنجم۔ حصہ آمد کے موصی احباب پر سلسلہ کی روز افزوں ضروریات کے پیش نظر زور دیا جائے کہ وہ آمد کا ماہوار حصہ شرح صدر اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کر کے اپنے مقررہ بجٹوں کو پورا کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر ان کے ذمہ سالہائے گذشتہ کا کچھ بقایا ہو تو اسے جلد ادا کرنے کی فکر کریں۔ خواہ وہ مالی سال کے اختتام سے قبل یکمشت ادا کریں اور خواہ ناموافق حالات کی صورت میں مجلس کارپرداز سے منظوری لے کر مناسب اور معقول اقساط کے ساتھ اپنا حساب صاف کریں۔

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات سے یہ بھی گزارش ہے۔ کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ان کی مساعی کے جو بھی نتائج برآمد ہوں۔ ان کی اطلاع ۲۸ فروری کے معاً بعد بہت جلد دفتر وصیت کو بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار

قاضی عبد الرحمان

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ

ربوہ

ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی کوششوں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے تفسیر صغیر خرید نے نماز باجماعت ادا کرنے ناخواندہ اصحاب کو پڑھانے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ وغیرہ کی تلقین ایسے نیک کاموں کے متعلق جو خدا کے فضل سے ہر مجلس میں جاری ہیں۔ اپنی مساعی کی اطلاع باقاعدہ ہر ماہ مرکز کو نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ اس وقت تک ماہ دسمبر کی رپورٹیں بعض مجالس کی طرف سے ہمیں نہیں پہنچیں۔ زعمائے کرام سے گزارش ہے کہ وہ فوراً یہ اطلاعات ہمیں بھجوا دیں۔ اور آئندہ ہر ماہ دس تاریخ سے قبل گذشتہ ماہ کی رپورٹ بھجوا دیا کریں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

وصیت کی اہمیت

اقتباسات مرتبہ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین الاولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہو گا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

(الوصیت صفحہ ۲۳ و ۲۴)

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۲) "تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے۔ مگر وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے موت آ جاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہئیے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں۔ اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے۔ اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہئیے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض لوگ غور کریں گے تو انہیں معلوم ہو گا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہئیے کہ وصیت کریں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

(۳) "اس وقت میرے نزدیک کم از کم یہ تحریک ہونی چاہئیے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں .... اور کوشش کرنی چاہئیے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو"

(الفضل ۵ جون ۱۹۴۸ء)

(۴) "پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی ہے جسے کور دہ کہا جاتا تھا۔ جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور جس نے ہر امیر و غریب اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی"

(نظام نو صفحہ ۱۱۲)

دعائے مغفرت

"میرے بڑے بھائی جمعدار محمد طفیل صاحب پسر مکرم ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ کی اہلیہ محترمہ بعمر ۲۶ سال مورخہ ۱۴/۱/۵۹ کو لڑکا پیدا ہونے کے نصف گھنٹہ بعد وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نیک سیرت۔ ملنسار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ نوزائیدہ بچہ کے علاوہ ایک لڑکا بعمر ۹ سال۔ ایک لڑکی بعمر ۵ سال۔ ایک لڑکا بعمر ۲½ سال اپنی یادگار چھوڑی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور بھائی صاحب اور والد صاحب اور دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز اس نوزائیدہ بچہ کی صحت اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

میں ان تمام احباب جماعت اور دیگر غیر از جماعت احباب کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اپنی ہمدردی سے ہمارے غم کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

خاکسار عبد العزیز واقف زندگی۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

درخواست دعا

غانا مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گذشتہ زمانہ کی نسبت بہت بڑھ چڑھ کر بے دینی بڑھانے والی مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۴ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو اقوام کو پہنچے ہیں نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ سینما بینی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا۔ اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔ چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صفحہ ۳۷ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:

(۱) "اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔"

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:

"سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی ممانعت نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے۔ فی الحال ضرورتِ دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں۔"

"پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو۔ اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔"

(۳) نیز فرماتے ہیں۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویّا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔" (مطالبات صفحہ ۱۳۷ تا صفحہ ۱۴۱)

ان اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے۔ اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے اور اس سے روکا جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ایس وی اور جے وی کا داخلہ مارچ میں ہوگا

امسال ایس وی اور جے وی کا داخلہ بجائے اپریل و مئی کے مارچ میں ہوگا۔ تمام امیدواروں کو چاہئے اپنی درخواستیں مجوزہ فارم پر بذریعہ رجسٹری بخدمت ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس متعلقہ و ڈسٹرکٹ انسپکٹریس صاحبہ متعلقہ یکم فروری ۱۹۵۹ء تک ارسال کر دیں۔ فارم درخواست ہر ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹریس صاحبہ سے مل سکتا ہے۔ (نائب ناظر تعلیم)

ثواب سے محرومی

کسی ثواب سے محرومی ہر مسلمان کے نزدیک ایک بہت بڑا خسارہ ہے

آپ کا مقدس امام (ایدہ اللہ تعالےٰ) آپ کے لئے ثواب حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے مواقع پیدا کرتا ہے۔ اس کی تفصیل آپ کو اخبار الفضل کے اوراق میں آسانی سے مل سکتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری اپیل

تعلیم کا یہ مسلّمہ اصول ہے کہ طلباء کی بہترین تربیت کے لئے عمدہ ماحول بیحد ضروری ہے یہ ماحول معنوی بھی ہوتا ہے اور ظاہری بھی۔

جامعہ احمدیہ کے واقفین سلسلہ کے نمائندہ ہیں۔ ان سفراء کی عمدہ تربیت ایک خاص ماحول کی متقضی ہے۔ اور یہ ماحول ہم سب نے مل کر پیدا کرنا ہے۔ یوں تو سلسلہ کے تمام ادارے اور ادارہ بھی خدا کی فضل سے چل رہے ہیں۔ لیکن یہ ادارہ تو خالص قوم کی توانائی کا مظہر ہے۔

لیکن مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ ابھی تک جس قسم کا ماحول اس ادارہ کو درکار ہے ہمیں حاصل نہیں۔ طلباء کے لئے صحیح عمارت میسّر نہیں۔ کچی عمارت کا ایک حصہ تو برسات میں بالکل گر چکا ہے۔ اور عزیز طلباء کو رہائش کی سخت دقت ہے۔ ایسے حالات میں میں احباب جماعت کے سامنے یہ اپیل لے کر آیا ہوں کہ سلسلہ کی اس عمارت کی تکمیل کے لئے ابھی آپ کی مساعی کی بے حد ضرورت ہے۔

اس سے پہلے جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے بعض مخیّر احباب نے پورے پورے کمرے کا خرچ دیا ہے۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے موافق گرانقدر عطیات ارسال فرمائے ہیں۔ لیکن ابھی آپ کا یہ عزیز ادارہ اپنی تکمیل کے لئے آپ کی کوششوں کا مرہونِ منّت ہے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ کا سالانہ ٹورنامنٹ

جامعہ احمدیہ کا سالانہ ٹورنامنٹ امسال انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶۔ ۲۷۔ اور ۲۸ جنوری کو منعقد ہو رہا ہے۔ پروگرام کا آغاز ۲۶ تاریخ بروز سوموار پونے چار بجے ہوگا۔ اور ۲۸ تاریخ بروز بدھ تین بجے بعد دوپہر جلسہ تقسیم انعامات کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوگی انشاء اللہ۔

اس موقعہ پر جامعہ احمدیہ ان معزز اصحاب کو بھی خوش آمدید کہتا ہے جنہیں اس مقدس ادارہ کے فارغ التحصیل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اور انہیں اس موقعہ پر تشریف لا کر جامعہ احمدیہ کے نونہالوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرنے بلکہ عملی طور پر بھی اس تقریب میں حصہ لینے کی دعوت دیتا ہے۔

۲۸ جنوری کو تقسیم انعامات سے قبل دوڑ کا ایک مقابلہ ہوگا۔ جس میں صرف جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل اصحاب (اولڈ بوائز) حصہ لیں گے۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء (اولڈ بوائز) اور موجودہ طلباء کے مابین والی بال کا بھی ایک مقابلہ ہوگا۔ مفصل پروگرام انشاء اللہ عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔ سیکرٹری گیمز جامعہ احمدیہ ربوہ

کیا یہ اسراف ہے؟

حصہ آمد کے موصی اصحاب کی ایک معقول تعداد ایسی ہے جنہوں نے دو دو چار چار سال کی بلکہ اس سے بھی زیادہ سالوں کی اپنی سالانہ آمد سے دفتر کو آگاہ نہیں فرمایا۔ اور فارم مہیا شدہ اصل آمد پر کر کے دفتر کو واپس نہیں کئے۔ یا دفتر کے بعض اور ضروری مطالبوں اور چٹھیوں کا جواب نہیں دیا۔ مگر تعجب ہے کہ تواتر کے ماتحت دو تین مرتبہ یاددہانیاں کرانے کے بعد جب ان سے بذریعہ رجسٹرڈ چٹھیوں کے دفتر کی طرف سے اپنا مطالبہ دہرایا جاتا ہے تو پھر وہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ اسراف ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دفتر ان سے ہر رنگ میں خط و کتابت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اگر یہ اسراف ہے تو اسراف کرانے کا موجب وہ خود بنتے ہیں۔ وہ اگر دفتر کے مطالبہ کو پہلی چٹھی کے جواب میں ہی پورا کر دیں۔ یا دوسری مرتبہ یاددہانی پر ہی جواب دیدیں تو دفتر کو یہ اسراف کرنے کا ہرگز کوئی شوق نہیں ہے۔ پس اس اسراف سے دفتر کو بچانا خود آپ کے اختیار میں ہے۔ ہمیں تو اس پر بھی افسوس ہوتا ہے کہ رجسٹریوں کے بعد بھی جواب نہیں ملتا۔ تو ایسے احباب کے متعلق امراء اور صدر صاحبان کو لکھنا پڑتا ہے۔ جو ایک شکایت کا رنگ اور تکلیف دہ امر ہوتا ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد میاں محمد اسماعیل صاحب درویش قادیان کو سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ امرتسر ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو صحت کاملہ عطا کرے آمین

مستری محمد احمد سنور۔ ربوہ

سوئی گیس کی بدولت پونے تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ بچایا گیا

لائلپور کے راستے لاہور تک سوئی گیس پہنچانے کی تجویز!

کراچی ۱۹ رجنوری۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۸ء میں سوئی گیس تینتیس فی صد زیادہ فروخت ہوئی ہے۔ اور اس طرح نہ صرف تین لاکھ ٹن درآمدی کوئلہ کی بچت ہوئی ہے۔ بلکہ قریباً پونے تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ بچانے میں بھی مدد ملی ہے۔

ان اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۷ء میں چھ ارب اکتالیس کروڑ پچاس لاکھ مکعب فٹ قدرتی گیس فروخت کی گئی تھی۔ گذشتہ سال ۱۹۵۸ء میں یہ مقدار آٹھ ارب چھتیس کروڑ ستر لاکھ مکعب فٹ تک پہنچ گئی۔ وفاقی دارالحکومت میں سوئی گیس کے صارفین کی تعداد تین گنا ہو گئی ہے۔ اب کراچی اور اس کے نواحی علاقوں کے ایک ہزار سے زائد صارفین گھریلو اور صنعتی استعمال کے لئے گیس لیتے ہیں۔

حیدر آباد روہڑی، نواب شاہ، خیر پور۔ رحیم یار خاں اور ملتان میں ۱۹۵۸ء کے دوران سوئی گیس کے ہر قسم کے صارفین کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔ اور شہروں میں ۵۷ء میں تین ارب بیاسی کروڑ ساٹھ لاکھ مکعب فٹ گیس فروخت کی گئی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں یہ مقدار چار ارب اٹھائیس کروڑ تیس لاکھ مکعب فٹ تک پہنچ گئی۔

گیس کمپنی سے قریبی ذرائع کے مطابق سوئی گیس کی پائپ لائن کو ملتان سے لائل پور کے راستے لاہور تک پہنچانے کی تجویز کمپنی کے زیر غور ہے اور اس تجویز پر بہت جلد عمل درآمد کا امکان ہے اس طرح نہ صرف لائل پور کی ٹیکسٹائل ملز کو قدرتی گیس مہیا ہو جائے گی۔ بلکہ لاہور کے گرد و نواح کے دوسرے صنعتی منصوبوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچے گا۔

بتایا گیا ہے کہ وفاقی دارالحکومت کے قریباً سبھی چھوٹے ہوٹل اور ریستوران کوئلہ یا بجلی کی بجائے سوئی گیس استعمال کرنے لگے ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سوئی گیس کی قیمت میں مزید کمی کر دی گئی ہے۔ یاد رہے ایک نئی ہزار مکعب فٹ کی کمی پہلے کی گئی تھی۔ اب مجموعی طور پر اس کی قیمت میں سات فی صد کمی ہو گئی ہے۔

یونیسکو کیلئے مصری نمائندہ

قاہرہ ۹ رجنوری مصری مصنف توفیق الحکیم کو اقوام متحدہ کی تعلیمی۔ سائنسی اور ثقافتی تنظیم کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کا مستقل مندوب مقرر کیا ہے۔

صدر ناصر نے حال ہی میں عرب لٹریچر کی خدمت کے لئے توفیق الحکیم کو ملک کا سب سے بڑا اعزاز دیا گیا تھا۔

معاہدہ بغداد کا نام تبدیل نہیں ہوگا؟

بغداد ۱۹ رجنوری۔ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس منگل ۲۷ رجنوری سے کراچی میں شروع ہو رہا ہے۔ سفارتی حلقوں کا بیان ہے کہ اس اجلاس میں عراقی انقلاب کے پیش نظر معاہدے کی پوزیشن پر نظر ثانی کی جائے گی۔ اور معاہدہ کو پہلے سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے اس کے اغراض و مقاصد کو از سر نو مرتب کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سفارتی حلقے محسوس کر رہے ہیں کہ اگر عراق باقاعدہ طور پر معاہدہ بغداد سے الگ ہو گیا۔ تو عربوں کے باہمی تنازعات میں معاہدہ بغداد کے ممبر ملکوں کے تعلقات بڑے خوشگوار ہو جائیں گے۔ خیال ہے کہ معاہدہ سے عراق کی علیحدگی کے باوجود اس کا نام تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ تاہم معاہدہ کے فوجی اور اقتصادی منصوبوں کو نئے قالب میں ڈھالا جائے گا۔

برطانیہ اور مصر میں سمجھوتے کا خیر مقدم

دمشق ۱۹ رجنوری شام کے اخبارات نے مصر اور برطانیہ میں نئے مالی سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کی پالیسی کی زبردست کامیابی قرار دیا ہے۔ شامی اخبارات نے لکھا ہے کہ اب عالمی منڈیوں میں مصری پونڈ کی پوزیشن مستحکم ہو جائے گی اور سویز کے بحران کے بعد مغربی طاقتوں نے مصر کے لئے مالی مشکلات پیدا کرنے کے علاوہ جو اقتصادی ناکہ بندی شروع کر رکھی تھی ــــ وہ ختم ہو جائے گی۔ برطانیہ کی طرف ــــ مصری سرمایہ کی واگزاری سے متحدہ عرب جمہوریہ کے جنوبی صوبہ (شام) میں ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا کام آسان ہو جائے گا۔ اخبارات نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ مالی سمجھوتہ عرب نیشنلزم کی فتح ہے

خان قلات کے وزیر دربار کی گرفتاری

کوئٹہ ۱۹ رجنوری۔ سابق خان آف قلات میر احمد یار خاں کے وزیر دربار ملک الہ بخش کو بلوچستان پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت قلات میں گرفتار کر لیا گیا ہے

مسئلہ کشمیر کے پر امن تصفیہ کیلئے تمام اقدامات کئے جارہے ہیں

وزیر داخلہ لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ کا اعلان

پشاور ۱۹ رجنوری پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل شبقدر میں مہمند ملکوں کے ایک جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کشمیر کے بارے میں ہم سب کے نظریات تمام طور پر ایک جیسے ہیں اور حکومت پاکستان ایسے تمام اقدامات کر رہی ہے۔ جن کی مدد سے یہ مسئلہ خوش اسلوبی اور پر امن طور پر حل ہو سکے۔

وزیر داخلہ نے کہا "ہم سب مل کر کشمیر کو آزاد کرانے کی جدوجہد کریں گے اسی لئے میں نے اب بھی فوجی وردی پہن رکھی ہے۔"

قبائلیوں نے تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے حکومت کو ہر ممکن امداد دینے کی پیش کش کی تھی اور یہ یقین دلایا تھا کہ وہ اس سوال پر بھارت کے خلاف جہاد شروع کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ قبائلی جرگہ نے ان اقدامات پر اظہار اطمینان کیا جو نئی حکومت کی طرف سے عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے اختیار کئے گئے ہیں۔

جرگہ کے سپاس نامے کا جواب دیتے ہوئے لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کہا۔ نئی حکومت کی پالیسی یہ نہیں ہے کہ وہ عوام سے جھوٹے وعدے کرے وہ سخت محنت اور دیانتداری سے مقصد میں خلوص اور دیانتداری کا یقین دلا سکتی ہے

وزیر داخلہ نے کل شبقدر میں فرنٹیر کانسٹیبلری کی سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے رنگروٹوں کو مشورہ دیا کہ وہ خدمت کی روایات پیش نظر رکھیں وزیر داخلہ نے پریڈ کے معیار کی بڑی تعریف کی آپ نے یقین ظاہر کیا کہ ان کی ٹریننگ ان کی آئندہ زندگی میں ان کے لئے بڑی مفید ثابت ہو گی۔

وزیر داخلہ کل صبح پشاور پہنچے تھے۔ جہاں سے وہ سیدھے شبقدر گئے۔ جونہی وہ سلامی کے چبوترہ میں پہنچے پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ اور فرنٹیر کانسٹیبلری کی پریڈ میں وزیر داخلہ نے پریڈ کا معائنہ کیا۔ بعد ازاں فرنٹیر کانسٹیبلری نے مختلف جسمانی کرتب دکھائے اور وزیر داخلہ نے بہترین رنگروٹوں میں انعامات تقسیم کئے۔

حصار کی جیل میں بلوہ

نئی دہلی ۱۹ رجنوری حصار جیل میں گزشتہ روز بلوہ ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جمعرات کو بورسٹل جیل کے نوعمر مجرموں نے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل پر حملہ کر دیا۔ اور اس کا سر پھوڑ دیا۔ اس افسر نے جیل کی خلاف ورزی پر ایک نوعمر مجرم کو سزا دی تھی۔ اس پر ان نوعمر قیدیوں نے ڈنڈے مار مار کر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل کا سر پھوڑ دیا۔

نسخہ کے بغیر دوائیں بیچنے پر پابندی

کراچی ۱۹ رجنوری مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ اور سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خاں نے مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۵۲ کی از سر نو تشکیل کی ہے۔ ترمیم شدہ ضابطہ کے مطابق کوئی ڈرگسٹ یا کیمسٹ کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر، ڈینٹسٹ، ویٹرنری پریکٹیشنر یا کسی کوالیفائیڈ ڈینٹسٹ کے نسخہ اور اسی مقصد کے لئے علیحدہ رجسٹر میں اندراج کئے بغیر حسب ذیل ادویہ فروخت نہیں کر سکے گا۔ البتہ ہسپتالوں، خیراتی شفاخانوں یا حکومت پاکستان کے منظور شدہ دوسرے اداروں کو یہ دوائیں نسخہ کے بغیر معمولی مقدار میں فروخت کی جا سکتی ہیں۔ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید سخت تک کی سزا دی جا سکتی ہے۔ دواؤں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ایکرومائی سین (۲) اوریومائی سین (۳) اینٹی ڈایا پتھریا سیرم (۴) ایڈری آن سریٹکوٹ ایک ہارمونز (اے سی ٹی ایچ) (۵) کورٹی زون (۶) کوا گولین ایمپولز (۷) ڈیکسٹروز انٹراوینس (۸) ہیپارن (۹) ٹیٹانی سین (۱۰) پنسلین (۱۱) انسولین (۱۲) پلازمہ برائے انجکشن (۱۳) ٹیرامائی سین (۱۴) ٹیٹرا سائیکلین (۱۵) ٹیٹراس۔

غیر ملکی اعزاز قبول کرنے پر پابندی

کراچی ۱۹ جنوری صدر کے سیکرٹریٹ سے کل ایک اعلان جاری ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کسی پاکستانی افسر، سفارتی نمائندے یا پاکستانی شہری کے لئے آئندہ کوئی غیر ملکی اعزاز حاصل کرنے سے پیشتر صدر کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا البتہ بعض خاص صورتوں میں اعزاز حاصل کرنے کے بعد صدر سے توثیق کرائی جا سکتی ہے۔ سابق ریاستوں کے حکمرانوں کو بھی آئندہ کوئی غیر ملکی اعزاز قبول کرنے سے پیشتر صدر کی منظوری حاصل کرنا پڑے گی

غیر ملکی اعزاز قبول کرنے کی منظوری دیتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائے گا کہ آیا متعلقہ شخص نے اس ملک میں (جہاں اسے اعزاز دیا جا رہا ہے) پاکستان کے مفادات کو فروغ دیا ہے۔ سرکاری ملازمین کی صورت میں اعزاز قبول کرنے کی منظوری متعلقہ وزارت اور عام شہریوں سے متعلقہ تجویز وزارت داخلہ

قانون معاوضہ کے تحت مقبوضہ جائداد کا مستقل قبضہ حاصل کرنیکی شرط

دعویداروں کو اپنی پسند کی املاک منتخب کرنیکا بھی اختیار ہوگا

لاہور ۲۰ جنوری۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ مہاجر دعویداروں کی صرف ایسی مقبوضہ متروکہ املاک معاوضہ کی سکیم کے تحت انہیں منتقل کی جائیں گی جن کی الاٹمنٹ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء یا اس سے پہلے کسی بااختیار افسر نے کی ہو۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جن دعویداروں کے قبضہ میں کوئی متروکہ املاک نہیں انہیں اپنے پسند کی متروکہ املاک منتخب کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ لیکن ابھی یہ مرحلہ نہیں آیا اس سلسلہ میں آج جو اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"متعدد اشخاص نے اس خیال کے پیش نظر کمشنر بحالیات ایڈیشنل کمشنر بحالیات اور ڈپٹی ری ہیبلی ٹیشن کمشنروں کو درخواستیں دی ہیں۔ کہ اگر اس وقت کوئی متروکہ جائیداد الاٹ کرائی جائے گی تو یہ الاٹی بے خانماں افراد کو معاوضہ دینے سے متعلقہ ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۵۹ء کے تحت الاٹ شدہ املاک کو اپنے نام پر منتقل کرا سکیں گے۔ یہ ہنگامی قانون حال ہی میں مرکزی حکومت نے نافذ کیا ہے"۔

"جہاں تک دعاوی کے تصفیہ کا تعلق ہے۔ اس وقت جو الاٹمنٹیں کی جائیں گی۔ ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہنگامی قانون میں اس کی خاص طور پر وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ اس قانون کے مطابق تبادلۂ جائداد کے سلسلہ میں صرف اسی شخص کا قبضہ جائز تصور کیا جائیگا جس نے یہ قبضہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو یا اس سے پہلے کسی بااختیار افسر کی منظوری سے حاصل کیا ہو"۔

"معاوضہ کی سکیم پر عمل عنقریب شروع ہو جائے گا اور جو لوگ قانونی طور پر متروکہ املاک حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ ان سے چیف سیٹلمنٹ کمشنر درخواستیں طلب کریں گے جن دعویداروں کے قبضہ میں کوئی متروکہ املاک نہیں انہیں وقت آنے پر اپنی پسند کے مکانات منتخب کرنے کی اجازت دی جائے گی"۔

"متروکہ املاک کی تقسیم کا پروگرام مختلف مرحلوں میں مکمل ہوگا۔ جو لوگ متروکہ املاک منتخب کرنے کے متمنی ہوں گے۔ ان سے درخواستیں وصول کرنے کے لئے خاص تاریخیں مقرر کی جائیں گی۔ دعویداروں کو ان مخصوص مکانات کے حصول کے لئے مقررہ فارموں پر درخواستیں دینا ہوں گی۔ اس دوران میں بحالیات کو الاٹمنٹ کے سلسلہ میں درخواست دینے کا کوئی فائدہ نہیں"۔

مہاجرین کے لئے عبوری امداد

لاہور ۲۱ جنوری۔ صوبائی حکومت کی ایک اور اطلاع کے مطابق قانون اندراج دعاوی (بے خانماں اشخاص) مجریہ ۱۹۵۶ء کے جدول چہارم سکیم کے تحت عبوری امداد حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۵۹ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ درخواستیں ریونیو بورڈ مغربی پاکستان لاہور کے ممبر آن سپیشل ڈیوٹی (دفتر مرکزی ریکارڈ) کے نام بھیجنا چاہئیں۔

تاریخ میں توسیع کرنے کا فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ ان درخواستوں کے تصفیہ میں ابھی کافی مدت لگ جائے گی جن میں متذکرہ جدولوں کے تحت زائد المیعاد دعاوی داخل کرنے کی اجازت مانگی گئی ہے۔

زائد المیعاد دعاوی کیلئے درخواستیں

کراچی ۲۰ جنوری۔ وزارت بحالیات نے اعلان کیا ہے کہ زائد المیعاد دعاوی کیلئے جو درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ انہیں متعلقہ علاقوں کے ایڈیشنل کلیم کمشنروں اور ڈپٹی کلیم کمشنروں کے پاس بھیج دیا گیا ہے لہذا اس سلسلہ میں درخواست دہندگان کو چاہیئے کہ وہ ایڈیشنل کلیم کمشنروں کی طرف رجوع کریں۔

کینیڈا کمیونسٹ چین کو تسلیم نہیں کریگا

اوٹاوہ ۲۰ جنوری۔ کینیڈا کے دفتر امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر سڈنی سمتھ نے کل ماسکو ریڈیو کی اس اطلاع کو غلط قرار دیا کہ کینیڈا ایک روز کمیونسٹ چین کو تسلیم کرے گا۔

کشتی الٹنے سے پانچ ہلاک

گوادر ۲۰ جنوری۔ سیمنٹ سے بھری ہوئی ایک کشتی کل خلیج گوادر میں داخل ہوتے ہی خوفناک طوفان کی لپیٹ میں آ گئی اور چند منٹوں کے اندر ڈوب گئی۔ اس کشتی میں چھ آدمی سوار تھے۔ جن میں سے پانچ ہلاک ہو گئے۔

اطبّاء کی رجسٹریشن کے فارم

اطباء کی رجسٹریشن کی تاریخ میں گورنمنٹ نے مزید دو ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ ایسے اطباء جنہوں نے ابھی تک رجسٹریشن کے لئے درخواست نہ بھجوائی ہو وہ فوراً رجسٹریشن کیلئے درخواست بھجوا دیں۔ اگر کسی طبیب کو فارم رجسٹریشن کی ضرورت ہو تو دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ میں تشریف لا کر حاصل کر سکتے ہیں یا اس پتہ پر ایک روپیہ منی آرڈر کر کے منگوا لیں:۔

بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن ۱۵۹۔این۔پی۔ای۔سی ایچ۔ سوسائٹی کراچی ۱۹

(خاکسار عبدالعزیز واقف زندگی دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ۔ ربوہ)

سرکاری ملازمین سے زائد آمدنی کا حساب طلب کر لیا گیا

انکم ٹیکس کے واجبات قسطوں میں ادا کئے جا سکیں گے

کراچی ۲۰ جنوری۔ مرکزی حکومت نے ایسے سرکاری ملازمین جن کی تنخواہ اور دوسرے ذریعوں سے آمدنی اس حد سے بڑھ جاتی ہے جس حد تک ٹیکس نہیں لگتا۔ ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی آمدنی کا حساب داخل کریں۔

سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہر ایسا سرکاری ملازم جس کی تنخواہ اور دوسرے ذرائع سے مجموعی آمدنی زیادہ سے زیادہ ناقابل ٹیکس آمدنی کی حد سے متجاوز ہو وہ اپنی آمدنی کا گوشوارہ داخل کرے خواہ اُسے گوشوارہ داخل کرنے کے لئے انکم ٹیکس حکام کی طرف سے کوئی خاص نوٹس نہ بھی موصول ہوا ہو۔ جو سرکاری ملازمین اپنی آمدنی کے گوشوارے داخل نہیں کریں گے وہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات کے تحت سزا کے مستوجب ہوں گے۔ یہ سزا جرمانہ کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جو ٹیکس کی رقم کا ڈیڑھ گنا تک ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ عدالت میں مقدمہ بھی چلایا جا سکتا ہے۔

سرکاری ملازمین کو ۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء تک کی آمدنی کے بارے میں گوشوارے ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء تک متعلقہ انکم ٹیکس افسر کو بھیج دینے چاہئیں۔ آئندہ یہ گوشوارے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات کے مطابق ہر سال یکم جولائی تک داخل کر دینے چاہئیں۔ واجب الادا انکم ٹیکس قسطوں میں ادا کیا جا سکے گا۔